قربانی

ایک بامقصد فریضہ

30-June-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

30 جون، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

قربانی ایک بامقصد فریضہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... عَشرَۂ ذِی الحج میں عبادت کی فضیلت

✿... ذوالحجۃ الحرام کی ایک اہم عبادت

✿... قربانی کی جگہ صِرف گوشت صدقہ کرنا کافی نہیں

✿... قربانی درسِ بندگی ہے

✿... سیدی قُطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیّت کی)

درود پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پاک پڑھ کر آراستہ کرو، تمہارا مجھ پر درود پڑھنا روزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔ (1)

تیری اِک اِک ادا پر اے پیارے | سَو درودیں فدا، ہزار سلام
وہ سلامت رہا قیامت میں | پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام (2)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اَلنِّیَّۃُ الۡحَسَنَۃُ تُدۡخِلُ صَاحِبَہَا الۡجَنَّۃَ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کروادیتی ہے۔ (3)

اے عاشقانِ رسول! اچھی اچھی نیتوں سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں، مثلاً نیت کیجئے! ❁ رضائے الٰہی کے لئے بیان

---

1 ...جامع صغیر، صفحہ:280، حدیث:4580۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:170-171۔
3 ...مسند فِردَوس، جلد:4، صفحہ:305، حدیث:6895۔

سُنوں گا ❁ باادب بیٹھوں گا ❁ خوب توجُّہ سے بیان سُنوں گا ❁ جو سنوں گا، اسے یاد رکھنے، خُود عمل کرنے اور دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے عظمت والا مہینا

پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام اسلامی سال کا آخری اور بہت بابرکت مہینا ہے، حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ عنہ روایت کرتے ہیں: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحمّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سَیِّدُ الشُّھُوْرِ رَمَضَانُ، وَأَعْظَمُھَا حُرْمَۃً ذُوالْحِجَّۃِ یعنی مہینوں کا سردار ماہِ رمضان ہے اور حرمت و عزّت کے اعتبار سے سب سے عظمت والا مہینا ذوالحجۃ الحرام ہے۔ (1)

حضرت کعب الاحبار رَضِیَ اللہُ عنہ جنہیں حافِظُ الْکِتَابَیْن بھی کہا جاتا ہے، آپ قرآنِ کریم کے بھی عالم تھے اور تورات شریف کے بھی عالم تھے۔ آپ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے زمانے کو اختیار فرمایا، پس اللہ پاک کے ہاں سب سے محبوب زمانہ حرمت والے 4 مہینے (یعنی ذوالقعدہ، ذوالحج، محرم اور رجب) ہیں، ان مہینوں میں سے اللہ پاک کے ہاں سب سے زیادہ محبوب ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام ہے اور ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرام میں اس کے ابتدائی 10 دن (جن کو عشرۂ ذوالحج کہا جاتا ہے، یہ) اللہ پاک کے ہاں سب سے محبوب دن ہیں۔ (2)

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** عشرۂ ذی الحج کے ابتدائی 10 دن بہت بابرکت

---

❶ ...شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:355، حدیث:3755 ملتقطاً۔

❷ ...شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:350، حدیث:3740۔

ہیں، یہ اللہ پاک کے ہاں بہت محبوب دن ہیں، یہاں تک کہ اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں ان اَیّام کی قسم ارشاد فرمائی، ارشاد ہوتا ہے:

وَالْفَجْرِ ﴿۱﴾ وَلَیَالٍ عَشْرٍ ﴿۲﴾ (پارہ:30، سورۂ فجر:1-2)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

ایک قول کے مطابق اس آیت میں ذِکر کی گئی 10 راتوں سے ذُوالحج کی ابتدائی 10 راتیں مراد ہیں۔[1] پتا چلا! ذُوالحج کی ابتدائی 10 راتیں بہت فضیلت والی ہیں کہ اللہ پاک نے ان کی قسم ارشاد فرمائی۔

حج کا مہینا آیا، ماہِ حرام آیا	طیبہ کی یاد لایا، ماہِ حرام آیا
آئی ہیں اس کی قسمیں، قرآں کی آیتوں میں	رَب کو ہمارے بھایا، ماہِ حرام آیا

عَشْرَۂ ذِی الحج میں عبادت کی فضیلت

حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سُلْطَانُ الْمُفَسِّرِیْن ہیں، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے چچازاد بھائی ہیں، بہت عظیم صحابی ہیں اور مُفَسِّرِ قرآن بھی ہیں، آپ فرماتے ہیں: اللہ کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھَا اَحَبُّ اِلَی اللہِ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ کوئی دن نہیں ہے کہ جس میں نیک عمل کرنا اللہ پاک کے ہاں، ان 10 اَیّام سے بڑھ کر محبوب ہو۔[2]

یعنی عام دِنوں میں نیکی کی جائے وہ بھی اللہ پاک کو بڑی پیاری ہے، عام دِنوں میں نیکی کرنا بھی بڑی فضیلت کی بات ہے لیکن عام دنوں کی نسبت عشرۂ ذی الحج (یعنی ذی الحج کے

---

1 ...تفسیر قرطبی، سورۂ فجر، زیر آیت:2، جلد:30، صفحہ:24۔
2 ...ابوداوٗد، کتاب الصوم، باب فی صوم العشر، صفحہ:390، حدیث:2438۔

ابتدائی 10 دِنوں میں) نیکی کرنا اللہ پاک کے ہاں بہت زیادہ محبوب ہے۔

ایک روایت میں ہے: وَالْعَمَلُ فِيهِنَّ يُضَاعَفُ سَبْعَمِئَةِ ضِعْفٍ ان 10 دنوں میں نیکی کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔(1)

ترمذی شریف کی روایت میں ہے: نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الحِجَّةِ یعنی عشرۂ ذی الحج میں عبادت کرنا اللہ پاک کے ہاں عام دنوں کی نسبت زیادہ محبوب ہے يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ان دنوں میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اور ان دنوں کی ہر رات کا قیام (یعنی جاگ کر عبادت کرنا) شبِ قدر کے قیام کے برابر ہے۔(2)

ہر ہر گھڑی ہے اس کی عِزّ و فَضل میں یکتا	بادَل کرم کا چھایا، ماہِ حرام آیا
بڑھتی ہیں اس میں قدریں، نیکی کی یاد رکھنا!	کرنا نہ وقت ضائع، ماہِ حرام آیا

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! کیسے پیارے اور فضیلت والے دن ہیں ❁ کیسی عظیم راتیں ہیں ❁ ان دنوں میں ایک نیکی کا ثواب 700 گنا بڑھا دیا جاتا ہے ❁ ان دنوں میں نیکی کرنا افضل نیکی ہے ❁ ان دنوں میں ایک دن کا روزہ رکھنا 1 سال کے روزوں کے برابر ہے ❁ ان دنوں کی راتوں میں قیام کرنا (یعنی رات کو جاگ کر عبادت کرنا) شبِ قدر میں عبادت کرنے کے برابر ہے۔

یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اس جگہ نیکی کی کوئی تخصیص نہیں ہے ❁ یعنی ان مبارک

---

(1)...شعب الایمان، باب فی الصیام، جلد:3، صفحہ:356، حدیث:3757۔

(2)...ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل، صفحہ:211، حدیث:758۔

اَیّام میں ہر **نیکی** کا ثواب بڑھ جاتا ہے ❁ ان دِنوں میں فرض نماز ادا کرنا عام دنوں کی فرض نمازوں سے زیادہ افضل ❁ ان دِنوں کی نفل عبادت عام دِنوں کی نفل عبادت سے افضل ❁ ان دنوں کے نفل روزے، عام دِنوں کے نفل روزوں سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں نیکی کی دعوت دینا عام دنوں میں نیکی کی دعوت دینے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں صدقہ کرنا عام دنوں میں صدقہ کرنے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں ذکرُ اللہ کرنا عام دنوں میں ذکر اللہ کرنے سے افضل ❁ عشرہ ذی الحج میں ماں باپ کی زیارت کرنا عام دنوں میں ماں باپ کی زیارت کرنے سے افضل ❁ عشرۂ ذی الحج میں تلاوت کرنا عام دنوں میں تلاوت کرنے سے افضل، الغرض کوئی بھی نیکی ہو وہ عشرۂ ذی الحج میں کی جائے تو عام دنوں کی نسبت اس میں زیادہ فضیلت بھی ہے، اللہ پاک کے ہاں زیادہ محبوب بھی ہے اور اس کا ثواب 700 گُنا بڑھا دیا جاتا ہے۔

نیکیوں کا موسمِ بہار

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** یہ 10 دِن گویا نیکیوں کا موسمِ بہار ہیں، ہمیں چاہئے کہ ہم ان اَیّام کو غنیمت جانیں، خوب نیکیاں کریں، فرض نماز تو پڑھنی ہی پڑھنی ہے، نوافل بھی پڑھیں، نفل عبادت کریں، تلاوت کریں، ذِکْرُ اللہ کریں بلکہ حق تو یہ ہے کہ راتوں کو جاگ کر عبادت کی جائے کہ رات کی عبادت محبوب ہے۔ حضرت سعید بن جُبَیْر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا معمول مبارک تھا کہ جب عشرۂ ذی الحج تشریف لے آتا تو آپ عبادت میں خوب کوشش کیا کرتے اور فرمایا کرتے: لَا تُطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ لَيَالِيَ الْعَشْرِ یعنی عشرۂ ذی الحج کی راتوں میں اپنے چراغ مت بجھایا کرو۔ (1)

(1)... حلیۃ الاولیا، جلد:4، صفحہ:311، رقم:5671۔

اُس وقت بھی سوتے وقت چراغ بند کردیئے جاتے ہوں گے، اس لئے حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا کہ عشرۂ ذی الحج میں لائٹیں (چراغ) بند نہ کیا کرو یعنی ان راتوں میں سویا نہ کرو بلکہ راتوں کو جاگ کر خوب عبادت کیا کرو!

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نفل روزے رکھتے

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عشرۂ ذی الحج میں پابندی کے ساتھ نفل روزے رکھا کرتے تھے۔[1]

خیال رہے! عَشْرَۂ ذی الحج کے روزے کا مطلب ہے: ذوالحج کے ابتدائی 9 دِنوں کے روزے کہ 10 ذوالحج (یعنی عید الاضحیٰ) کا روزہ رکھنا جائِز نہیں۔

اے عاشقانِ رسول! کاش! ہم بھی نیکیوں کے حریص بن جائیں، ہمارے پیارے آقا، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم عشرۂ ذی الحج کے روزے رکھا کرتے تھے، کاش! ہم بھی اس ادائے مصطفےٰ کو ادا کرنے کے لئے نفل روزے رکھیں، نمازیں پڑھیں، عبادت کریں کہ یہی کمائی قبر و حشر میں کام آنی ہے، باقی سب تو یہیں چھوڑ جانا ہے، اس لئے نیکیوں کی حِرص بڑھانی چاہیے، عشرۂ ذی الحج کی ایک نیکی 700 گُنا بڑھا دی جاتی ہے، لہٰذا اس موقع کا فائدہ اُٹھائیں اور خوب نیکیاں کریں۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنی رضا والے کاموں میں مَصْرُوف رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

کچھ نیکیاں کما لے، جلد آخرت بنا لے | کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا[2]

---

1 ... صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، صفحہ: 1703، حدیث: 6422۔
2 ... وسائل بخشش، صفحہ: 178۔

ذوالحجۃ الحرام کی ایک اہم عبادت

قربانی کس پر واجِب ہے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ذو الحجۃ الحرام میں کی جانے والی ایک اَہَم ترین عبادت قربانی بھی ہے ❁ قربانی ہر اس بالغ مقیم مسلمان مرد و عورت پر واجب ہے جو مالکِ نصاب ہے (یعنی اس کے پاس ساڑھے باون (52.5) تولے چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا حاجتِ اصلیہ سے زائد اتنی مالیت کا سامان ہے)[1] ❁ قربانی واجب ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ پورا سال مالکِ نصاب رہے بلکہ اگر ایامِ قربانی (یعنی 10 ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے 12 ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک کسی وقت قربانی واجب ہونے کی شرائط پائی گئیں تو قربانی واجب ہے)❁ اگر کسی پر اتنا قرض ہے کہ قرض کی رقم نکالنے کے بعد وہ مالکِ نصاب نہیں رہتا تو اس پر قربانی واجب نہیں ۔[2]

ہر بال کے بدلے نیکی

حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْم** یعنی تمہارے والِد ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے پوچھا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس میں ہمارے لئے کیا ہے؟ فرمایا: **بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ** یعنی قربانی کے ہر بال کے بدلے تمہارے لئے ایک نیکی ہے۔[3]

---

1 ...فتاویٰ عالمگیری، جلد:5، صفحہ:365۔
2 ...بہارِ شریعت، جلد:3، صفحہ:332-333، حصہ:15۔
3 ...ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیۃ، صفحہ:510، حدیث:3127۔

جو خُدا کے لئے قربانی کیا کرتے ہیں | در اَصْل خلد کے حقدار ہُوا کرتے ہیں

بقرہ عید کے دِن سب سے اَفْضل عمل

حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما فرماتے ہیں: رسولوں کے تاجدار، مکی مدنی سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عید الاضحیٰ (یعنی ذُوالْحِجَّۃُ الْحَرَام کی 10 تاریخ) کو فرمایا: مَاعَمِلَ آدَمِیٌّ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ اَفْضَلُ مِنْ دَمٍ یُھْرَاقُ یعنی آج کے دن آدمی کا کوئی عمل خون بہانے (یعنی قربانی کرنے) سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہے۔[1] ایک حدیث پاک میں ہے: یومُ النحر (یعنی عید الاضحیٰ کی 10 تاریخ) میں اللہ پاک کے ہاں آدمی کا سب سے پسندیدہ عمل خون بہانا (یعنی قربانی کرنا) ہے، بے شک قربانی کا جانور روزِ قیامت اپنے سینگوں، اپنے بالوں اور اپنے کُھروں کے ساتھ آئے گا، بے شک قربانی کا خون زمین پر بعد میں گرتا ہے، رب کے ہاں قبول پہلے ہو جاتا ہے، پس خوش دلی کے ساتھ قربانی کیا کرو۔[2]

قربانی کی جگہ صِرف گوشت صدقہ کرنا کافی نہیں

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں مقصود خُون بہانا ہے، گوشت کھایا جائے یا نہ کھایا جائے، لہٰذا اگر کوئی شخص قربانی کی قیمت ادا کر دے یا اس سے دُگنا تِگنا گوشت خیرات کر دے، قربانی ہر گز ادا نہ ہو گی اور کیوں نہ ہو کہ قربانی حضرت خلیلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کی نقل ہے اور حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے خُون بہایا تھا، گوشت یا پیسے خیرات نہ کئے

---

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الاضاحی، باب فضل الاضحیۃ، جلد:4، صفحہ:5، حدیث:5939۔

2 ... ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، صفحہ:383، حدیث:1493۔

تھے اور نقل وہی درست ہوتی ہے جو مطابقِ اَصل ہو۔

مفتی صاحب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: اَور اعمال تَو کرنے کے بعد قبول ہوتے ہیں مگر قربانی کرنے سے پہلے ہی قبول ہو جاتی ہے، لہٰذا قربانی کو بیکار جان کر یا تنگ دِلی سے نہ کرو! ہر جگہ عقلی گھوڑے نہ دوڑاؤ![1]

قربانی جہنّم سے حجاب بن جائے گی

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ ضَحّٰی طِیْبَۃً نَفْسِہٖ مُحْتَسِبًا لِاُضْحِیَتِہٖ کَانَتْ لَہٗ حِجَابًا مِّنَ النَّار یعنی جو بندہ خوش دلی سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے قربانی کرے، یہ قربانی اس کے لئے جہنم سے حجاب (یعنی رکاوٹ) بن جائے گی۔[2]

قربانی گُناہوں کا کفارہ ہے

ایک حدیث شریف کا خلاصہ ہے: قربانی کے جانور کے خون کے پہلے قطرے کے بدلے اللہ پاک قربانی کرنے والے کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔[3]

اے عاشقانِ رسول! غور طلب بات ہے! گناہ کون کرتا ہے؟ یقیناً انسان کرتا ہے، جانور تو مُکلَّف ہی نہیں ہیں، یہ تو گناہ نہیں کرتے مگر دیکھئے! انسان کے گُناہوں کا کفّارہ کون بن رہا ہے؟ بے گُناہ جانور...!! اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو اس جانور کا ہم پر کتنا بڑا اِحسَان ہے کہ گُناہ ہم نے کئے اور یہ بے گُناہ جانور اپنی جان کی بازی لگا کر ہمارے گُناہوں کا

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 2، صفحہ: 375 ملتقطاً۔
2 ...جامع صغیر، صفحہ: 533، حدیث: 8825۔
3 ...مستدرک، کتاب الاضاحی، جلد: 5، صفحہ: 314، حدیث: 7600 خلاصۃً۔

کفّارہ بَن رہا ہے۔

اس میں اُن لوگوں کے لئے عِبرت ہے جو قربانی کے وقت تماشا لگاتے، جانور کی جان نکلتے دیکھ کر، اس کے بلکنے کی آوازیں سُن کر خوش ہوتے اور مَعَاذَ الله! بعض نادان تو تالیاں بھی بجاتے دکھائی دیتے ہیں بلکہ سوشل میڈیا کا دور ہے لوگ اب تو ویڈیو کلپ بنا کر سوشل میڈیا کے ذریعے وائرل کر کے گویا دل خوش کر رہے ہوتے ہیں۔ آہ! یہ وقت تماشا دیکھنے کا نہیں بلکہ اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہونے اور اس جانور کا اِحْسَان ماننے کا وقت ہے، اپنی موت کو یاد کر کے گناہوں سے پکّی سچّی توبہ کرنے کا وقت ہے کہ عنقریب میرا بھی اِس دُنیا سے کُوچ ہونے والا ہے، میری بھی ایسی ہی بے بسی ہو گی، بے کسی کے اس عالم میں میری کون سنے گا!

کاشکے نہ دنیا میں پیدا مَیں ہوا ہوتا
قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

آہ! سَلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش کے مِری ماں نے ہی نہیں جنا ہوتا

اُونٹ بن گیا ہوتا اور عیدِ قُرباں میں
کاش! دَستِ آقا سے نَحر ہو گیا ہوتا

آہ! کثرتِ عِصیاں ہائے! خوف دوزخ کا
کاش! میں نہ دنیا کا اِک بَشَر بنا ہوتا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! وہ لوگ بھی عبرت پکڑیں جو جانور کو ناحق تکلیف پہنچاتے ہیں ❁ انہیں چارہ پانی پُورا نہیں دیتے ❁ کسی دُور علاقے سے جانور لانا ہو تو راستے میں پُوری خوراک مہیا نہیں کرتے ❁ چھوٹی گاڑی میں بڑا جانور گُھسا دیتے ہیں ❁ جانور کو گاڑی میں چڑھاتے

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:158۔

اور اُتارتے وقت احتیاط سے کام نہیں لیتے ❁ کبھی جلد بازی میں جانوروں کو گاڑی سے چھلانگ لگوادیتے ہیں، جس سے ان کی ٹانگ ٹوٹنے یاشدید چوٹ لگنے کاخدشہ ہوتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! ہمیں ڈرنا چاہئے، عبرت لینی چاہئے، یہ جانور تو وہ ہے جو اپنے رَبِّ کریم کے نام پر اپنی جان قربان کر رہا ہے، اپنی جان کی بازی لگا کر ہمارے گُناہوں کا کفّارہ ادا کر رہا ہے، ہمیں تو چاہئے کہ اس کا اِحْسان مانیں اور اس کی خوب عزّت کریں۔

اللہ پاک ہمیں ہدایت نصیب فرمائے اور مخلوقِ خُدا کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قربانی ایک بامقصد فریضہ

اے عاشقانِ رسول! یہ بات یاد رکھئے! کہ قربانی کوئی تہوار یا رَسْم نہیں بلکہ ایک **بامقصد فریضہ** ہے۔ قربانی میں ہمارے لئے سیکھنے کا بہت کچھ موجود ہے ❁ قربانی ہمیں جینے کا مقصد سمجھاتی ہے ❁ قربانی میں ایثار کا درس ہے ❁ قربانی ہمیں ہمدردی کا سبق دیتی ہے اور ❁ سب سے اَہَم بات یہ کہ قربانی ہمیں **بندگی** کے آداب سکھاتی ہے۔ آیئے! اس تعلق سے قرآنِ کریم کی ایک آیتِ کریمہ سُنتے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں:

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْاؕ وَ بَشِّرِ

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود

الْمُخْبِتِيْنَ ﴿٣٤﴾ (پارہ:17،سورۂ حج:34)	ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو۔

تفسیر صراط الجنان میں اس آیت کے تحت ہے: یعنی گزشتہ ایماندار اُمتوں میں سے ہر امت کے لئے اللہ پاک نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت ان پر اللہ پاک کا نام لیں۔[1]

(1): قربانی شکرِ نعمت اور عقیدۂ توحید کا عملی اِظہار

زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنے جھوٹے خُداؤں کے لئے قربانی کیا کرتے تھے اور ذَبَح کے وقت بھی اِنہی کا نام پُکارا کرتے تھے، مُشرِکین کے اس شِرک کی کاٹ کرتے ہوئے اللہ پاک نے فرمایا:

لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ (پارہ:17،سورۂ حج:34)	ترجَمہ کنزُالایمان: کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو۔

یعنی اللہ پاک ہی تمہارا رازِق (یعنی تمہیں رِزق دینے والا) ہے، اللہ پاک ہی نے یہ جانور پیدا فرمائے، اللہ پاک ہی نے ان طاقتور جانوروں کو تمہارے قابُو میں دیا اور اللہ پاک نے ہی انہیں ذبح کرنے اور گوشت کے ذریعے توانائی حاصِل کرنے کی تمہیں اجازت دِی، تمہارا ایک ہی خُدا ہے، لہٰذا جانور ذَبَح کرتے وقت اسی کا نام لو! اسی کا شُکر ادا کرو! اور اسی کے حُضُور سَر جھکاؤ!

[1]... تفسیر صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:34، جلد:6، صفحہ:443۔

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا؛ اللہ پاک نے جانوروں سے متعلق ہم پر جو انعامات فرمائے، جانور پیدا کئے، انہیں ہمارے قابُو میں دیا، ان کا گوشت ہمارے لئے حلال فرمایا، قربانی ان انعامات کا شکر بھی ہے اور ساتھ ساتھ اس میں اِظْہارِ توحید بھی ہے، یعنی دُنیا بھر میں مسلمان عیدُالاَضْحیٰ کے موقع پر جانور ذَبْح کرتے وقت اللہ پاک کا نام لے کر عملی طور پر یہ اِظْہار کرتے ہیں کہ اللہ ایک ہے، ہم پر انعام فرمانے والا ایک ہے، تمام مخلوقات کو پیدا کرنے والا ایک ہے اور ہم صِرْف اسی ایک خُدائے وحدہٗ لَاشَرِیک کی عبادت کرتے ہیں، اس کے سِوا کسی کو اپنا خُدا نہیں مانتے۔

معلوم ہوا؛ قربانی کوئی رَسْم نہیں بلکہ شکرِ نعمت بھی ہے اور ساتھ ہی ساتھ عقیدۂ توحید کا عملی اِظْہار بھی ہے۔

(2): قربانی نیک توانائی کا ذریعہ

پیارے اسلامی بھائیو! ایک سوال ذہن میں اُبھرتا ہے، وہ یہ کہ قربانی اگر شکرِ نعمت ہے تو یہ شکر کسی اور انداز میں مثلاً، نمازیں پڑھ کر، روزے رکھ کر، صدقہ و خیرات کرکے بھی تو ادا ہو سکتا ہے، آخر اس کے لئے جانور قربان کرنا ہی کیوں ضروری ہے؟ عُلَمائے کرام نے اس سوال کے بہت جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔

علامہ ابن رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیۡہِ نے اس سلسلے میں بڑے ایمان افروز مدنی پھول بیان فرمائے، آپ لکھتے ہیں: جانور اللہ پاک کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں، اللہ پاک قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی

(تعریف کرتی) ہوئی اس کی پاکی نہ بولے۔ | (پارہ:15، سورۂ بنی اسرائیل:44)

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کا خُلاصہ ہے: کتنے جانور ایسے ہیں جو انسانوں سے بہتر اور ان سے زیادہ ذِکْرُ اللہ کرنے والے ہیں۔[1]

اس سے معلوم ہوا؛ مجموعی طَور پر جانور انسانوں کی نسبت زیادہ ذِکْرُ اللہ کرتے ہیں، ہاں! انسانوں میں بھی ایسے ہیں جو بہت کثرت سے اللہ پاک کا ذِکْر کرتے ہیں مگر انسانوں کی ایک تعداد ہے جو غفلت کا شکار رہتے ہیں جبکہ جانور عموماً اللہ پاک کا ذِکْر کرنے والے ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ پاک نے ہمیں جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ گوشت کھانے سے عقل بڑھتی ہے، جسم کی قُوَّت و طاقت میں اِضَافہ ہوتا ہے اور گوشت کی یہ خاصِیَّت ہے کہ یہ انسان کی طبیعت پر اَثَر انداز ہوتا ہے۔

چنانچہ ہم پر حلال جانوروں کی قربانی لازِم قرار دی گئی، تاکہ ہم ان ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانوروں کا گوشت کھائیں، اس سے ہماری عقل بڑھے، جب ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانور کے گوشت کے ذریعے عقل بڑھے گی تو وہ عقل نیکی کی طرف زیادہ مائل ہو گی، اس میں فتور کم آئے گا، ایسی عقل اچھی سوچ والی ہو جائے گی۔

یُوں ہی ذِکْرُ اللہ کرنے والے جانور کا گوشت ہمارے جسم کا حِصّہ بنے گا، ہماری طبیعت کا حِصّہ بنے گا تو اس سے غفلت زائل ہو گی اور انسان کثرت سے ذِکْرُ اللہ کرنے والا بن جائے گا۔

علامہ ابن رجب حنبلی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یہ مدنی پھول ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: جو بندہ اللہ پاک کی اطاعت کرنے والے، ذِکْرُ اللہ کی کثرت کرنے والے، ان جانوروں کو ذبح

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ:64، حدیث:953 خلاصۃً۔

کرے، پھر ان کا گوشت کھائے، پھر اس گوشت سے جو طاقت حاصل ہو، اس طاقت کو گناہوں میں صَرف کر دے تو اس نے گویا معاملہ الٹا کر دیا، شکر کی بجائے ناشکری کی، ایسے نادان سے تو جانور بہت درجے بہتر ہیں۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! مقامِ عبرت ہے! یہ جانور جو قربانی کے روز ذبح کیے جاتے ہیں، ان کا گوشت امیر، غریب سب کھاتے ہیں، حق یہ بنتا ہے کہ یہ گوشت کھا کر جو توانائی حاصل ہو ❁ اس سے ہمارا ذِکْرُ اللہ کرنے کا ذہن بنے ❁ نیکیوں کی طرف دل راغب ہو ❁ اُس طاقت کو نماز کے لئے صرف کیا جائے ❁ تلاوتِ قرآن پر صرف کیا جائے ❁ اس طاقت کو نیکی کی دعوت عام کرنے میں صرف کیا جائے ❁ اس طاقت کو نیک اعمال پر صرف کیا جائے مگر افسوس! ہمارے ہاں ایک تعداد ہے جو مہنگے سے مہنگے جانور کی قربانی کرتے ہیں، گوشت بھی کھاتے ہیں مگر عبرت نہیں لیتے، قربانی کے دِن بھی نمازیں قضا کر رہے ہوتے ہیں، فلموں ڈراموں اور مختلف گناہوں بھرے فنکشنز (**Functions**) میں عید کا دِن گزارتے اور یومِ عِید کو اپنے حق میں یومِ وَعِید بنا لیتے ہیں۔

ایسے نادانوں کو ڈر جانا چاہیے، علّامہ اِبْنِ رَجَب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایسے نادان سے تو وہ جانور بہتر ہیں کہ جب تک زِندہ رہے، ذِکْرُ اللہ کرتے رہے، آخِر اللہ پاک ہی کے نام پر قربان ہو گئے۔ (2)

ہماری بگڑی ہوئی عادتیں نکل جائیں | ملے گُناہوں کے امراض سے شفا یارَب!

---

1 ...لطائف المعارف، مجلس الثالث: ایام التشریق، صفحہ: 390۔

2 ...لطائف المعارف، مجلس الثالث: ایام التشریق، صفحہ: 391۔

رہیں بھلائی کی راہوں میں گامزن ہر دَم | کریں نہ رُخ مرے پاؤں گُناہ کا یارَب![1]

(3): قربانی درسِ بندگی ہے

اے عاشقانِ رسول! قربانی کا اَصل دَرْس تو یہی ہے کہ آدمی اللہ پاک کا حقیقی بندہ بن جائے، اطاعت گزار ہو جائے، دیکھئے! اللہ پاک نے بتایا کہ قربانی ہر اُمّت پر لازِم کی گئی تھی، پھر بتایا قربانی شکرِ نعمت ہے اور یہ صِرْف اللہ پاک ہی کے لئے کی جائے گی، پھر آخر میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ ﴿۳۴﴾ (پارہ:17، سورۂ حج:34)	ترجَمۂ کنزُالایمان: اور اے محبوب خوشی سنادو ان تواضع والوں کو۔

یعنی اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جو مُخْبِت (یعنی عاجزی کرنے والے) ہیں، انہیں جنّت کی خوشخبری سُنا دیجئے! مُخْبِت (یعنی عاجزی کرنے والے) کون ہیں؟ آیئے! سنتے ہیں، اللہ پاک فرماتا ہے:

الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ (پارہ:17، سورۂ حج:35)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے توان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور انہیں جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کرنے والے ہیں اور نماز قائم رکھنے والے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یعنی مُخْبِت (اللہ پاک کے لئے عاجزی کرنے والے) وہ لوگ ہیں کہ جب ان کے سامنے

---

[1] ...وسائل بخشش، صفحہ:76-77۔

اللہ پاک کا ذِکر ہوتا ہے تو ہیبت و جلال سے ان کے دِل ڈرنے لگتے ہیں، اللہ پاک کے عذاب کا خوف ان کے اعضا سے ظاہِر ہونے لگتا ہے، انہیں دُنیا میں جو مصیبت پہنچے، اس پر صبر کرتے ہیں، نماز قائِم کرتے ہیں اور اللہ پاک کے دیئے ہوئے رِزْق میں سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! غور کا مقام ہے! ہم قربانی تو کرتے ہیں، مہنگے سے مہنگا جانور خرید کر بڑے ذوق و شوق کے ساتھ قربانی کرتے ہیں، جب جانور لاتے ہیں تو گلی، محلے میں چرچا ہو جاتا ہے کہ فلاں اتنا مہنگا جانور لایا، رشتے داروں کو، پڑوسیوں کو، دوستوں کو بتایا جاتا ہے مگر غور کیجئے! ہم میں سے جنّت کی خوشخبری کے حق دار بننے والے یعنی مُخْبِت کتنے ہیں؟ اللہ پاک کا ذِکر کرنے والے، ذِکرُ اللہ سُن کر مچلنے والے، خوفِ خُدا کے سبب کانپنے والے، نمازیں پڑھنے والے، راہِ خُدا میں دِل کھول کر صدقہ خیرات کرنے والے کتنے ہیں؟

آہ! افسوس! ہم قربانی تو کرتے ہیں، یہ بھی بہت اچھا کام ہے، نیک کام ہے، جن پر قربانی واجِب ہے، ان کو تو کرنی ہی ہوگی، اس کے بغیر چھٹکارا نہیں مگر قربانی کا اَصْل مقصد کیا ہے؟ قربانی ہمیں درس کیا دیتی ہے؟ یہ مقصد ہم کب پُورا کریں گے؟

آہ طغیانیاں گُناہوں کی ... پار نیّا مری لگا یارَبّ!
نفس و شیطان ہو گئے غالِب ... ان کے چُنگل سے تُو چھڑا یارَبّ!
نیم جاں کر دیا گُناہوں نے ... مرضِ عصیاں سے دے شفا یارَبّ! (2)

---

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:17، سورۂ حج، زیرِ آیت:35، جلد:6، صفحہ:443۔
2 ... وسائل بخشش، صفحہ:79۔

سُنّتِ ابراہیمی کو ادا کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! قربانی سُنّتِ ابراہیمی ہے، اسی پر ہم غور کر لیں، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا مبارک انداز کیا ہے؟ آپ کی سیرتِ پاک ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک 7 سال تھی،(1) اللہ پاک نے آپ کو فرمایا:

اَسْلِمْ ۙ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:131)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: فرمانبرداری کر۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے 7 سال کی عمر مبارک میں عرض کیا:

قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:131)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے 7 سال کی عمر میں رَبِّ کریم کی بارگاہ میں یہ عرض کیا، پھر ساری زِندگی اس پر قائِم رہے، آپ پر مصائِب بھی آئے، پریشانیاں بھی آئیں، دُکھ بھی آئے، آپ کو تکلیف بھی پہنچائی گئی مگر ایک لمحے کے لئے بھی آپ کے قدم ڈگمگائے نہیں، آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے، آپ کو نیکی کی دعوت عام کرنے کا حکم ہوا، آپ تَنِ تنہا دِین کا پیغام عام کرنے میں مَصْرُوف ہوئے، نمرود وقت کا ظالِم ترین بادشاہ تھا، اس کے دار الحکومت میں رہ کر، بغیر ڈرے، فقط اللہ پاک کے بھروسے پر آپ نے کلمۂ حق بلند فرمایا۔

نمرود نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو معاذَ اللہ! آگ میں ڈالنے کی جسارت کی، اس پر بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام مطمئن رہے، اللہ پاک کے فرمانبردار رہے، جب آپ کو آگ

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، تحت الآیۃ:131، جلد:1، صفحہ:746۔

میں ڈالا جارہا تھا، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے، عَرْض کیا: اے ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام! کوئی حاجت ہو تو فرمائیے! فرمایا: حاجت تو ہے مگر تم سے نہیں، عَرْض کیا: پھر جس سے حاجت ہے، اسی سے کہئے! فرمایا: وہ دیکھ رہا ہے، کہنے کی ضرورت نہیں۔ (1)

سُبْحٰنَ الله! یہ یقین تھا، توکل تھا، پھر اللہ پاک نے آپ کے اس یقین اور فرمانبرداری کا صِلہ بھی عطا فرمایا، میلوں تک پھیلی ہوئی اس ہولناک آگ کو اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے پھولوں کے باغ میں تبدیل فرمادیا۔

پھر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو ہجرت کا حکم ہوا، چنانچہ آپ نے اپنا گھر، اپنے رشتے دار، سب چھوڑے اور ہجرت کرکے ملکِ شام تشریف لے گئے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جب بڑھاپے کو پہنچ چکے تھے، آپ نے دُعا کی:

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۰﴾ (پارہ:23، سورۂ صٰفّٰت:100)	ترجَمہ کنزُالعرفان: اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا فرما۔

اس عمر میں اللہ پاک نے آپ کو حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی صُورت میں نیک بیٹا عطا فرمایا، ابھی حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی دُودھ پینے کی عمر تھی، حکم ہوا: اے ابراہیم! اپنے بیٹے کو اور ان کی والدہ کو مکہ مکرمہ چھوڑ آئیے!

اللہ اکبر! بڑھاپے میں بیٹا عطا ہوا، ابھی دُودھ پینے کی عمر میں ہے اور بیٹے کو خود سے جُدا کر دینے کا حکم آگیا، قربان جائیے! یہ جذبۂ اطاعت ہے، یہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی اپنے رَبّ سے کمال محبت ہے کہ یہ حکم سُن کر بھی آپ کی پیشانی پر بَل نہیں آیا، زبان پر

1 ...کشف الخفاء، حرف الحاء، جلد:1، صفحہ:318 بتغیر قلیل۔

کوئی شکوہ آنا تو دُور کی بات، دِل میں بھی کوئی خیال نہیں گزرا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے رَبِّ کریم کے حکم پر سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے دُودھ پیتے ننھے شہزادے کو اور ان کی والدہ کو تنہا مکہ مکرمہ کی بے آباد وادی میں چھوڑ کر واپس تشریف لے آئے۔[1]

اللہ! اللہ!...

ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

جب حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک کم و بیش 13 سال تھی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے خواب دیکھا کہ اپنے بیٹے کو ذَبح کر رہے ہیں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے خواب وَحی ہوتے ہیں، لہٰذا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام خواب کے ذریعے دیئے گئے اس حکمِ خُداوندی پر عَمَل کرنے کے لئے مکہ مکرمہ پہنچے، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو خواب سُنایا، فرمانبردار بیٹے نے عَرض کیا:

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ﴿۱۰۲﴾ (پارہ:23، سورۂ صٰفّٰت:102)	ترجمۂ کنزُالعرفان: بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! بیٹا ہو تو ایسا ہو...! فرمانبرداری ہو تو ایسی ہو...!!

یہ فیضانِ نظر تھا یا مکتب کی کرامت تھی | سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی؟

1 ...بخاری، کتاب: احادیث الانبیاء، صفحہ:858 تا 860، حدیث:3364 خلاصۃً۔
2 ...حاشیہ صاوی علی جلالین، پارہ:23، سورۂ صٰفّٰت، جلد:3، صفحہ:123 تا 125۔

اللہ اکبر! اب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے شہزادے کو ساتھ لیا، وادیٔ منیٰ میں تشریف لائے، بیٹے کو لٹا دیا، گلے پر چُھری رکھ دی، روایات میں آتا ہے: چھری بہت تیز تھی مگر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے گلے پر چلائی جاتی تو چلتی نہیں تھی۔

اللہ پاک کا حکم پُورا کرنے میں غیر اختیاری طَور پر دیر ہو رہی تھی، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا فرمانبردار دِل اس تاخیر کو قبول نہیں کر سکتا تھا، آپ نے چھری کو تیز کیا، پھر چلائی، نہ چلی، پھر تیز کیا، چلائی، پھر نہ چلی، تین بار ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جوشِ فرمانبرداری میں بار بار چھری چلانے کی کوشش کر رہے تھے، اسی وقت حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام جنّتی مینڈھا لے کر حاضِر ہوئے اور حضرت ابراہیم و اسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام کو قربانی قبول ہونے کی خوشخبری سُنا دی گئی۔ (1)

یہ آساں ہے کہ انساں چھوڑ دے سب مال و زَر اپنا
یہ آساں ہے کہ انساں چھوڑ دے تختِ سلیمانی
یہ آساں ہے کہ انساں رنج اُٹھائے، سختیاں جھیلے
یہ آساں ہے کہ اپنی جان بھی دے دے بہ آسانی
یہ سب آسان سے بھی آسان تَر ہے، جانِ من لیکن
بہت مشکل ہے اپنے ہاتھ سے بیٹے کی قربانی
کِیا بیٹے کو قرباں راہِ حق میں اپنے ہاتھوں سے
نہیں دُنیا میں کوئی بھی خلیل اللہ کا ثانی

1 …حاشیہ صاوی علی جلالین، پارہ:23، سورۂ صٰفّٰت، جلد:3، صفحہ:123تا125۔

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے جذبۂ اطاعت، جذبۂ جاں نثاری، جذبۂ وفاداری، جس طرح جانور ذَبح کرنا سُنّتِ ابراہیمی ہے، اسی طرح یہ جذبۂ اطاعت و فرمانبرداری، اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ پاک کے سِپُرد کر دینا، یہ بھی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا ہی مبارک طریقہ ہے۔ یقیناً حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے نبی ہیں، ہم اُن کے برابر نہیں ہو سکتے مگر جس طرح ہم جانور قربان کر کے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی سُنّت ادا کرتے ہیں، یونہی خود کو اللہ پاک کے سِپُرد کر کے، خود کو مکمل طور پر اللہ پاک کی اطاعت میں لگا دینے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نسبت کب درست ہو گی؟

غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مؤمن بندہ لِمَ (یعنی کیوں)؟ اور کَیْفَ (یعنی کیسے)؟ نہیں جانتا (یعنی بندۂ مؤمن یہ نہیں دیکھتا کہ حکم کیوں دیا گیا، کیسے دیا گیا بلکہ ایک مسلمان صِرْف یہ دیکھتا ہے کہ حکم کس نے دیا؟ اللہ پاک نے حکم دیا ہے، اس کے محبوب صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا ہے تو بَس اب بندہ اس کو بجالاتا، اس پر اعتراض نہیں کرتا، چاہے سر دھڑ کی بازی ہی کیوں نہ لگانی پڑے، وہ اللہ و رسول کے حکم پر عَمَل کرتا ہے)۔

غوثِ پاک رَحمۃُ اللهِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: نفسِ اَمّارہ شَر ہی شَر ہے، اگر آدمی مجاہدہ کرے (یعنی خود کو مشقت میں ڈالے، ہر حال میں اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرے تو آہستہ آہستہ) نفسِ اَمّارہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ بن جاتا ہے، جب نفسِ اَمّارہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ ہو جاتا ہے، اب یہ صُورت ہوتی ہے کہ آدمی اطاعت کرتا ہے، گُناہوں سے بچتا ہے، اس درجہ پر آ کر نفسِ انسانی خیر ہی خیر ہو جاتا ہے، اس وقت انسان نفسانی خواہشات سے بچتا ہے، پُورے طور پر

اللہ پاک پر بھروسہ رکھتا ہے اور یہی وہ درجہ ہے کہ جب انسان کی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ نسبت درست ہوتی ہے (یعنی اس درجہ پر پہنچ کر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ بندہ سُنّتِ ابراہیمی پر عَمَل کرنے والا ہے)، اس وقت اللہ پاک بندے کی بے حساب مدد فرماتا ہے اور آخرت میں اسے بے حساب نعمتوں سے نوازتا ہے۔(1)

اے عاشقانِ رسول! یہ ہے قربانی کا اَصْل سبق کہ ہم اللہ پاک کی کامِل اطاعت کریں، کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ کو نہ دیکھیں، عقل کے گھوڑے نہ دوڑائیں بلکہ آنکھیں بند کر کے حکمِ شریعت پر عَمَل کریں، نفسانی خواہشات سے بچیں، نفسِ اَمّارہ کی خباثتوں سے بچیں، اپنی اِصلاح کریں یہاں تک کہ نفسِ مُطْمَئِنَّہ حاصِل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

محیط دِل پہ ہوا ہائے نفسِ اَمّارہ | دِماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یارَبّ!
رہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے | ترے حبیب کا دیتا ہوں واسطہ یارَبّ!

خواہشاتِ نفس سے بچئے!

حدیثِ پاک میں ہے: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ہَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ تم میں کوئی بندہ اس وقت تک (کامِل) مؤمن نہیں ہو سکتا، جب تک اس کی خواہشات میرے لائے ہوئے (دِین) کے تابع نہ ہو جائیں۔(2)

عُلَمائے کرام اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: بندے پر لازِم ہے کہ اللہ و رسول سے ایسی محبّت کرے کہ وہ محبّت اسے اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ

---

1 ...الفتح الربانی والفیض الرحمانی، المجلس الاول، صفحہ:14۔
2 ...السنة لابن ابی عاصم، صفحہ:12، حدیث:15۔

آلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری پر اُبھارے اور گُناہوں کے رستے میں رُکاوٹ بنے۔[1]

اللہ پاک ہمیں ایسی توفیق عطا فرمائے، ہم جانوروں کی قربانی کریں، ضرور کریں، ساتھ ہی ساتھ نفسِ اَمّارہ کی بھی قربانی دیں، نفسانی خواہشات کی بھی قربانی دیں، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کے صدقے کاش! ہم اللہ پاک کے حقیقی فرمانبردار بندے بن جائیں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! جو قربانی کرتے ہیں ان پر قربانی کے احکام سیکھنا بھی ضروری ہے اس تعلق سے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ **بیٹا ہو تو ایسا!** اور **ابلق گھوڑے سوار** پڑھ لیجئے، اور بالخصوص اپنے بچوں کو بھی پڑھائیں، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس میں سے بہت کچھ سیکھنے کو ملے گا۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! 4 ذوالحج شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے پیر صاحب سیدی قطب مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک ہے۔ آیئے! حصولِ برکت کے لئے آپ کا ذکرِ خیر سنتے ہیں:

سیدی قُطْبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا ذِکْرِ خیر

خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا ضیاءُ الدِّین احمد صدیقی قادری مدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ

---

[1] ...جامع العلوم والحکم، صفحہ:397۔

باسعادت 1294ھ، 1877ء میں ضِلع سیالکوٹ (پنجاب، پاکستان) کے ایک غیر معروف قصبے **کلاس والا** میں ہوئی، آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرتِ صدّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ابتِدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصِل کی۔ پھر آپ نے مرکز الاولیالاہور اور دِہلی میں کچھ عرصہ تحصیلِ علم کیا، بِالآخِر پیلی بھیت (یوپی، ہند) میں حضرتِ علامہ مولانا وصی احمد محدّثِ سُورتی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں تقریباً 4 سال رَہ کر عُلومِ دینیہ حاصِل کئے اور دورۂ حدیث کے بعد سندِ فراغت حاصِل کی۔ الحمدلِلّٰہ! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کے دستِ کرامت سے سیّدی قطبِ مدینہ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کی دستار بندی ہوئی۔ آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے بَیعَت بھی کی اور صرف 18 سال کی عمر میں اعلیٰ حضرت رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ سے سندِ خِلافت بھی پائی۔[1]

کلی ہیں گلستانِ غوثُ الوَریٰ کی | یہ باغِ رضا کے گُلِ خوشنما ہیں

شہرِ مصطفےٰ سے عشق

سیّدی قطبِ مدینہ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ 1327ھ کو بغدادِ مُعَلّٰی سے مدینۂ منورہ حاضر ہوئے اور تقریباً 75 سال آپ رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ کو یہاں قِیام کا شرف ملا۔[2] آخری عُمر میں نظر کمزور ہوگئی تھی، ڈاکٹرز نے علاج کے لئے جدہ جانے کا اصرار کیا تو فرمایا: **فقیر آنکھوں کے لئے مدینۂ مُنَوَّرَہ نہیں چھوڑ سکتا۔**[3]

1 ...سیدی قطب مدینہ، صفحہ: 7۔
2 ...انوارِ قطب مدینہ، صفحہ: 337 خلاصۃً۔
3 ...سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد: 1، صفحہ: 523۔

7 دن کا فاقہ

سیّدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں مدینۂ مُنَوَّرہ حاضِر ہوا تو شُروع کے دنوں میں ایسا وقت بھی آیا کہ مجھ پر 7 دن کا فاقہ گزرا۔ 7 ویں روز جب میں بھوک سے نِڈھال ہو گیا تو میرے پاس ایک پُر ہیبت بُزُرگ تشریف لائے اور انہوں نے مجھے 3 مشکیزے دیئے ایک میں شہد، دوسرے میں آٹا اور تیسرے میں گھی تھا۔ مشکیزے دے کر یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے کہ میں ابھی بازار سے مزید اشیا لاتا ہوں۔

تھوڑی دیر بعد چائے کا ڈِبّا اور چینی وغیرہ لا کر مجھے دیئے اور فوراً واپَس چلے گئے۔ میں پیچھے لپکا کہ ان سے تفصیلات معلوم کروں مگر وہ غائب ہو چکے تھے۔ قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں عَرض کیا گیا: آپ کے خیال میں وہ کون تھے؟ انہوں نے فرمایا: میرے گمان میں وہ مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان سیِّدُ الشُّہَدا حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ تھے کیونکہ مدینۂ مُنَوَّرہ کی وِلایت انہی کے سِپرد ہے۔ (1)

اے عاشقانِ رسول! حضرتِ سیّدی قطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے اور ہر سال 17 رَمَضانُ الْمبارَک کو حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا عُرس شریف مناتے اور ایک روزہ حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر افطار فرماتے تھے۔ (2)

وصال شریف اور جنازہ مبارک

4 ذُوالحجّۃِ الْحرام 1401ھ (2 اکتوبر 1981ء) بروز جُمعہ مسجدِ نَبَوی شریف کے

1 …سیدی قطب مدینہ، صفحہ: 8۔
2 …سیدی قطب مدینہ، صفحہ: 8۔

مُؤَذِّن نے اَللہُ اَکبَر اَللہُ اَکبَر کہا اور سیِّدی قُطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے کلمہ شریف پڑھا اور آپ کی روح قَفَسِ عُنصری سے پرواز کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ بعدِ غسل کفن بچھا کر سرِ اَقدس کے نیچے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرۂ مَقصُورہ شریف کی خاک مبارک رکھی گئی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ انور کا غُسالہ شریف اور مختلف تبرکات ڈالے گئے۔ پھر کفن شریف باندھا گیا۔ بعد نمازِ عَصر دُرُود و سلام اور قصیدۂ بُردہ شریف کی گونج میں جنازۂ مبارکہ اٹھایا گیا۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے | محبوب کی گلیوں میں ذرا گھوم کے نکلے

سیِّدی قُطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی آرزو کے مطابِق جنّتُ البَقیع کے اُس حصّے میں جہاں اہلبیتِ اطہار عَلَیۡہِمُ الرِّضوان آرام فرما ہیں، وہاں حضرت فاطمۃُ الزَّہرا رَضِیَ اللہُ عنہا کے مزار پُرانوار سے صرف 2 گز کے فاصلے پر سِپردِ خاک کیا گیا۔[1]

اللہ پاک سیِّدی قُطبِ مدینہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کے صدقے ہماری بے حساب بخشش فرمائے اٰمِیۡن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: نیک اعمال

پیارے اسلامی بھائیو! گُناہ چھوڑنے، نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا ذِہن بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دِینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنۡ شَآءَ اللہُ الۡکَرِیۡم! اس کی برکت سے

---

1 ...سیدی قطب مدینہ، صفحہ: 9۔

گُناہ چھوڑنے، نیکیاں کرنے اور قبر و آخرت کی تیاری کرنے کا ذِہن بنے گا۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام **نیک اَعْمال** بھی ہے۔ یہ مختصر سارِسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے اور چاہیں تو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ(www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ کر لیجئے بلکہ مزید آسانی چاہتے ہوں تو اپنے موبائل میں **Naik Amaal** اپلی کیشن ڈاؤن لوڈ کر لیجئے، اس میں مختلف نیک اَعْمال پر مبنی سُوالات دیئے گئے ہیں، ہر سُوال کے نیچے 30 خانے ہیں، روزانہ اپنی مرضی کا کوئی بھی وقت مقرر کر کے اپنے اَعْمال کا جائزہ لیجئے، چند منٹ کے لئے رسالہ کھولئے، ایک ایک سوال پڑھتے جایئے اور نیچے دیئے ہوئے خانوں میں عمل کرنے کی صورت میں ہاں اور عمل نہ ہونے کی صورت میں نہیں کا نشان لگاتے جایئے اوراس کے مُطابق زِندگی گزاریئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! اس کی برکت سے گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے گا۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

پورا گھرانہ سُدھر گیا

ضلع اٹک (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، میں گُناہوں سے بھرپُور زندگی گزار رہا تھا، فلمیں دیکھنا، آوارہ گردی کرنا، نمازیں قضا کرنا وغیرہ میرے معمولات میں شامِل تھا، ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کا مدنی قافلہ آیا، ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے مجھے مغرب کی نماز پڑھنے اور بیان میں شرکت کی دعوت دی، میری خوش نصیبی کہ میں اُن کے ساتھ مسجد میں چلا گیا، بعدِ مغرب بیان سُن کر بڑا لطف آیا، بیان کے آخر میں مبلغ نے **نیک اعمال** رسالے کا تعارُف کروایا، رسالہ **نیک اَعْمَال** میں دَرْج

نیکیوں سے بھری زِندگی گزارنے کے مدنی پھول دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، اس رسالے کی صُورت میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی اِصلاحِ اُمَّت کے لئے کُڑھن دیکھ کر میں نے ہاتھوں ہاتھ بیعت کے لئے نام دے دیا اور عطّاری بَن گیا، وقت کے ولیٔ کامِل سے نسبت کیا ہوئی، دِل گُناہوں سے بیزار اور نیکیوں کی طرف مائل ہو گیا، میں نے گُناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول کو دِل و جان سے اپنا لیا، اس کی برکت سے میرے اَخلاق سَنْوَرنے لگے، میری اس تبدیلی کا میرے گھر والوں پر بھی اچھا اَثر ہوا، الحمد للہ! آہستہ آہستہ پورا گھرانہ ہی قادری، رضوی، عطّاری ہو گیا، گھر میں نمازوں کی پابندی شروع ہو گئی، فلمیں ڈرامے، گانے باجے بند ہو گئے اور گُناہوں بھرے چینلز کی جگہ مدنی چینل چلنے لگ گیا۔[1]

خوب مَدنی قافِلوں کی دھوم ہو | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین
"مَدنی اِنعامات" کی ہو ریل پیل | نیک ہو اُمَّت اے نانائے حسین[2]

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مدنی انعامات کو اب **نیک اَعمال** کہا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلی اللہ علیہ

---

1 ...دلوں کا چین، صفحہ:4۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:258۔

وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سرمہ لگانے کی سنّتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِثْمد ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔[2]

اے عاشقانِ رسول! پتھر کا سرمہ استعمال کرنے میں حرج نہیں ہے اور سیاہ سرمہ یا کاجل بقصدِ زینت (یعنی خوبصورتی کی نیت سے) مَرد کو لگانا مکروہ ہے اور زینت مقصود نہ ہو تو کراہت نہیں، سرمہ رات کو سوتے وقت استعمال کرنا سنّت ہے ❀ سرمہ استعمال کرنے کے 3 منقول طریقوں کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: (1): کبھی دونوں آنکھوں میں 3،3 سلائیاں (2): کبھی سیدھی آنکھ میں 3 سلائیاں اور اُلٹی آنکھ میں 2 (3): تو کبھی دونوں آنکھوں میں 2،2 اور پھر آخر میں ایک سلائی کو سرمے والی کر کے اُسی کو باری باری دونوں آنکھوں میں لگائیے اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! تینوں طریقوں پر عمل ہوتا رہے گا۔

اے عاشقانِ رسول! تکریم کے جتنے بھی کام ہوتے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سب سیدھی جانب سے شروع کیا کرتے، لہٰذا پہلے سیدھی آنکھ میں سرمہ لگائیے پھر اُلٹی میں۔[3]

---

1 ...مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
2 ...ابن ماجہ، کتاب: الطب، باب: الکحل بالاثمد، صفحہ: 566، حدیث: 3497۔
3 ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ: 38۔

عجب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے! | جو نقشِ پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

مختلف سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حصہ:16، اور شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمائیے اور پڑھئے، سنّتیں سیکھنے کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

اُلفتِ مصطفےٰ اور خوفِ خُدا | چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
عِلم حاصِل کرو، جَہل زائل کرو | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

1 ... اَفْضَلُ الصَّلَاۃ، صفحہ:151، خلاصۃً۔

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴾3﴿ رَحمت کے سترّ (70) دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہِ

عَلّامہ اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
2 ...قَوْلُ الْبَدِیْع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
3 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

والا شخص ہے ! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَى اللهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[4]

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔

2 ...التر غیب والترہیب، کِتابُ الذِّکر والدُّعا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

3 ...مُجمَعُ الزَّوائِد، کِتابُ الاَدْعِیہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

4 ...تاریخِ ابنِ عَساکِر، جلد: 19، صفحہ: 155، حدیث: 4415۔